بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انجینئر محمد علی مرزا کے "الفقہ الاکبر" پر اعتراض کا تحقیقی جائزہ

(متعلقہ ایمانِ والدین مصطفیٰ ﷺ)

سوال:

محترمی ومکرمی متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے انجینئر محمد علی مرزا کے چند کلپس سنے ہیں جس میں انہوں نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی کتاب "الفقہ الاکبر" کے حوالے سے کچھ باتیں کی ہیں۔

پہلا کلپ:

"ایک اتنی سی پُڑیا ہے امام ابو حنیفہ نے لکھی؛ کتاب [انجینئر محمد علی مرزا؛ یہ بیان کرتے ہوئے اپنے انگوٹھے اور انگلی کو ملا کر اشارہ بھی کرتا ہے] جس میں لکھا ہے کہ رسول اللہ کے ماں باپ کفر کی حالت میں مرے ہیں۔ نعوذ باللہ۔ ہاں! ملا علی قاری نے باقاعدہ دفاع کیا ہے کہ ہمارا امام صحیح بھونک کر گیا تھا۔"

دوسرا کلپ:

"امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ؛ رسول اللہ کے والدین کو کافر سمجھتے ہیں، میرے لیے Sensitive ایشو ہے، میں رسول اللہ کے والدین کو مسلمان سمجھا ہوں.... ملا علی قاری نے اس کا دفاع کیا ہوا ہے الگ سے کتاب لکھ کر.... میں ڈنکے کی چوٹ پر کہتا ہوں کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کو کافر کہہ رہا ہے تو وہ بکواس کر رہا ہے۔ تو کہتے ہیں کہ آپ یہ کہتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ بکواس کر رہا ہے، او بھئی تمہیں رسول اللہ کے ماں باپ نظر نہیں آ رہے بے شرمو!"

تیسرا کلپ:

"میں نے [امام ابو حنیفہ کے بارے میں] بکواس کا لفظ بولا ہے۔"

میرا سوال یہ ہے کہ کیا واقعی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کو کافر لکھا ہے؟ اس بارے میں صحیح تحقیقی بات کیا ہے؟ برائے مہربانی وضاحت فرمادیں۔

جزاکم اللہ خیراً

سائل: سید محمد اطہر، لاہور

جواب:

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

اس حوالے سے چند باتیں سمجھیں:

پہلی بات:

الفقہ الاکبر کے کئی نسخے منقول ہیں۔ ان میں اس مقام کی عبارت باہم مختلف ہے:

۱: وَوَالِدَا رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَا عَلَى الْكُفْرِ.

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کا انتقال حالت کفر میں ہوا۔

۲: وَوَالِدَا رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَا عَلَى الْفِطْرَةِ.

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کا انتقال حالتِ فطرت پر ہوا۔

۳: وَوَالِدَا رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَاتَا عَلَى الْكُفْرِ.

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کا انتقال حالت کفر میں نہیں ہوا۔

جب نسخوں میں ہی اختلاف ہے اور "کفر" کے عقیدہ کی نسبت یقینی نہیں تو حتمی طور پر "کفر" کے موقف کی نسبت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی طرف کر کے ان کے لیے "بھونک" یا "بکواس" کا لفظ استعمال کرنا یقیناً سخت جرات اور ایک عظیم امام کے بارے میں بے ادبی کا لب و لہجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لہجہ و الفاظ سے ہم سب کو محفوظ فرمائے۔

دوسری بات:

اول نسخہ جس میں حالتِ کفر پر وفات کی بات کی گئی ہے اس نسخہ کا ذکر تو انجینئر محمد علی مرزا نے کیا لیکن دیگر دو نسخوں کا تذکرہ نہیں کیا۔ باقی دو نسخوں کا تذکرہ علامہ زاہد بن الحسن الکوثری رحمہ اللہ (ت 1371ھ) نے کیا ہے۔ آپ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وَفِي بَعْضِ النُّسَخِ الْمَخْطُوطَةِ: "وَأَبَوَا النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَا عَلَى الْفِطْرَةِ". وَ"الْفِطْرَةُ" سَهْلَةُ التَّحْرِيفِ إِلَى "الْكُفْرِ" فِي الْخَطِّ الْكُوفِيِّ وَفِي أَكْثَرِهَا "مَا مَاتَا عَلَى الْكُفْرِ". كَأَنَّ الْإِمَامَ الْأَعْظَمَ يُرِيدُ بِهِ الرَّدَّ عَلَى مَنْ يَرْوِي حَدِيثَ "أَبِي وَأَبُوكَ فِي النَّارِ" وَيَرَى كَوْنَهُمَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ، لِأَنَّ إِنْزَالَ الْمَرْءِ فِي النَّارِ لَا يَكُونُ إِلَّا بِدَلِيلٍ يَقِينِيٍّ وَهٰذَا الْمَوْضُوعُ لَيْسَ بِمَوْضُوعٍ عَمَلِيٍّ حَتّٰى يُكْتَفٰى فِيهِ بِالدَّلِيلِ الظَّنِّيِّ. وَيَقُولُ الْحَافِظُ مُحَمَّدٌ الْمُرْتَضَى الزَّبِيدِيُّ شَارِحُ الْإِحْيَاءِ وَالْقَامُوسِ فِي رِسَالَتِهِ «الِانْتِصَارِ لِوَالِدَيِ النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ» وَكُنْتُ رَأَيْتُهَا بِخَطِّهِ عِنْدَ شَيْخِنَا أَحْمَدَ بْنِ مُصْطَفَى الْعُمَرِيِّ الْحَلَبِيِّ مُفْتِي الْعَسْكَرِ الْعَالِمِ الْمُعَمَّرِ مَا مَعْنَاهُ: إِنَّ النَّاسِخَ لَمَّا رَأَى تَكَرُّرَ "مَا" فِي "مَا مَاتَا" ظَنَّ أَنَّ إِحْدَاهُمَا زَائِدَةٌ فَحَذَفَهَا فَذَاعَتْ نُسْخَتُهُ الْخَاطِئَةُ. وَمِنَ الدَّلِيلِ عَلَى

ذٰلِکَ سِيَاقُ الْخَبَرِ لِأَنَّ أَبَا طَالِبٍ وَالْأَبَوَيْنِ لَوْ كَانُوْا جَمِيْعًا عَلٰى حُلَّةٍ وَاحِدَةٍ لَجَمِيْعُ الثَّلَاثَةِ فِي الْحُكْمِ بِجُمْلَةٍ وَاحِدَةٍ لَا بِجُمْلَتَيْنِ مَعَ عَدَمِ التَّخَالُفِ بَيْنَهُمْ فِي الْحُكْمِ وَهٰذَا رَأْيٌ وَجِيْهٌ مِنَ الْحَافِظِ الزَّبِيْدِيِّ إِلَّا أَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ رَأَى النُّسْخَةَ الَّتِيْ فِيْهَا "مَا مَاتَا" وَإِنَّمَا حَكٰى عَمَّنْ رَاٰهَا وَإِنِّيْ بِحَمْدِ اللهِ رَأَيْتُ لَفْظَ "مَا مَاتَا" فِيْ نُسْخَتَيْنِ بِدَارِ الْكُتُبِ الْمِصْرِيَّةِ كَمَا رَاٰى بَعْضُ أَصْدِقَائِيْ لَفْظَيْ "مَا مَاتَا" وَ"عَلَى الْفِطْرَةِ" فِيْ نُسْخَتَيْنِ قَدِيْمَتَيْنِ بِمَكْتَبَةِ شَيْخِ الْإِسْلَامِ الْمَذْكُوْرَةِ.

مقدمۃ الکوثری علی کتاب العالم والمتعلم لابن حنیفۃ: ص7 ص8

ترجمہ: بعض مخطوط نسخوں میں یہ الفاظ ہیں "وَأَبَوَا النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَا عَلَى الْفِطْرَةِ"۔ لفظ "الْفِطْرَة" خطِ کوفی میں آسانی کے ساتھ لفظ "الْكُفْر" میں تبدیل ہو سکتا ہے۔ اکثر نسخوں میں "مَا مَاتَا عَلَى الْكُفْرِ" کے الفاظ ہیں۔ گویا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ ان لوگوں کی تردید کرنا چاہتے ہیں جو "أَبِيْ وَأَبُوْكَ فِي النَّارِ" والی حدیث نقل کرکے یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین جہنمی ہیں۔ (ان لوگوں کا یہ موقف درست نہیں) اس کی وجہ یہ ہے کہ کسی شخص کے بارے میں جہنمی ہونے کا عقیدہ رکھنا دلیل یقینی سے ہی ثابت ہو سکتا ہے کیونکہ یہ عملی موضوع نہیں کہ جس میں دلیل ظنی کافی ہو جائے۔ حافظ محمد مرتضیٰ زبیدی شارح احیاء العلوم اور صاحب قاموس اپنے رسالہ "الْإِنْتِصَارُ لِوَالِدَيِ النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ" میں لکھتے ہیں کہ میں نے اپنے شیخ احمد بن مصطفی العمری الحلبی جو عسکر العالم کے مفتی ہیں اور معمر عالم شخصیت ہیں، ان کے ہاتھ سے لکھی ہوئی تحریر دیکھی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ نسخہ لکھنے والے نے جب یہ دیکھا کہ "مَا مَاتَا" میں لفظ "مَا" دو مرتبہ ہے تو اس نے یہ سمجھا کہ ایک "مَا" زائد ہے اس لیے اس نے ایک "مَا" حذف کر دیا۔ پھر یہی غلط نسخہ عام ہو گیا۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اس عبارت کے سیاق میں ابو طالب کا تذکرہ ہے۔ اگر ابو طالب اور والدینِ مصطفیٰ کا حکم ایک جیسا ہوتا تو باوجودیکہ دونوں کے حکم میں کوئی فرق نہیں سب کو ایک جملہ میں ہی نقل کیا جاتا نہ کہ دو جملوں میں۔ حافظ زبیدی کی یہ رائے بہت عمدہ ہے مگر انہوں نے بھی "مَا مَاتَا" کا نسخہ خود نہیں دیکھا تھا بلکہ جنہوں نے اصل نسخہ دیکھا تھا حافظ زبیدی نے ان سے نقل کیا ہے۔ لیکن الحمد للہ میں نے "مَا مَاتَا" کے دو نسخے دار الکتب المصریہ میں دیکھے ہیں جس طرح میرے بعض دوستوں نے "مَا مَاتَا" اور "عَلَى الْفِطْرَةِ" کے دو قدیم نسخے مکتبہ شیخ الاسلام مصر میں دیکھے ہیں۔

اسی طرح ہمارے سامنے شارح الفقہ الاکبر امام ابو المنتہی شہاب الدین احمد بن محمد الْمَغْنِيْسَاوِي الرومی الحنفی رحمہ اللہ (ت1000ھ) کی تالیف "شرح الفقہ الاکبر" کا ایک مخطوط نسخہ ہے۔ اس میں "الفقہ الاکبر" کے متن کی عبارت یوں ہے:

وَوَالِدَا رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَا فِي فَتْرَةِ الْوَحْيِ.

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کا انتقال فترت وحی کے زمانہ میں ہوا۔

اس نسخہ میں صراحتاً کفر پر وفات کا ذکر نہیں۔

تیسری بات:

ہماری رائے میں ان تینوں نسخوں میں سے وہ نسخہ جات راجح ہیں جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کا انتقال حالتِ فطرت پر ہونے یا حالت کفر میں نہ ہونے کی تصریح ملتی ہے۔اس کی چند وجوہات ہیں:

[1]: محققین نے "کفر" والی اس عبارت کی نسبت کو امام اعظم رحمہ اللہ کی طرف الحاقی اور محرف قرار دیا ہے۔

علامہ احمد بن محمد بن اسماعیل الطحطاوی الحنفی رحمہ اللہ (ت 1231ھ) لکھتے ہیں:

وَمَا فِي "الْفِقْهِ الْأَكْبَرِ" مِنْ أَنَّ وَالِدَيْهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَا عَلَى الْكُفْرِ فَمَدْسُوْسٌ عَلَى الْإِمَامِ ، وَيَدُلُّ عَلَيْهِ أَنَّ النُّسَخَ الْمُعْتَمَدَةَ مِنْهُ لَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ.

(حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار: ج2 ص80 کتاب النکاح، باب نکاح الکافر)

ترجمہ: اور "الفقہ الاکبر" میں جو یہ بات منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کفر پر فوت ہوئے، تو یہ بات امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی طرف جھوٹی نسبت ہے۔اس پر دلیل یہ ہے کہ "الفقہ الاکبر" کے معتبر نسخوں میں ایسی کوئی بات موجود نہیں۔

اسی طرح علامہ زاہد الکوثری رحمہ اللہ کی تصریح گزر چکی ہے کہ اصل نسخہ "وَأَبَوَا النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَا عَلَى الْفِطْرَةِ" اور "مَا مَاتَا عَلَى الْكُفْرِ" کے الفاظ کے ساتھ منقول ہے۔"مَاتَا عَلَى الْكُفْرِ" کا نسخہ ان دو نسخوں سے تصحیف شدہ ہے۔

[2]: "مَا مَاتَا" کے دو نسخے دار الکتب المصریہ میں موجود ہیں۔

[3]: "مَا مَاتَا" اور "عَلَى الْفِطْرَةِ" کے دو قدیم نسخے مکتبہ شیخ الاسلام مصر میں موجود ہیں۔

[4]: اس عبارت کے سیاق میں ابو طالب کا تذکرہ ہے۔اگر ابو طالب اور والدینِ مصطفیٰ کا حکم ایک جیسا ہوتا تو باوجودیکہ دونوں کے حکم میں کوئی فرق نہیں سب کو ایک جملہ میں ہی نقل کیا جاتا نہ کہ دو جملوں میں۔

چوتھی بات:

ملا علی بن سلطان محمد القاری الھروی الحنفی رحمہ اللہ (ت 1014ھ) کا پہلے یہ خیال تھا کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کے بارے میں یہ موقف رکھتے ہیں کہ

ان کی وفات حالتِ کفر میں ہوئی تھی۔ اس پر انہوں نے ایک کتاب بھی لکھی تھی جس کا نام "ادلۃ معتقد ابی حنیفۃ" رکھا۔ بعد میں اس موقف سے رجوع کر لیا۔ چنانچہ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی وفات سے تین سال قبل سن 1011ھ میں قاضی ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض مالکی رحمہ اللہ (ت 544ھ) کی "کتاب الشفاء" کی شرح لکھی تو اس میں اپنے پہلے موقف سے رجوع فرما لیا۔

آپ رحمہ اللہ شرح الشفاء میں لکھتے ہیں:

وَأَمَّا إِسْلَامُ أَبَوَيْهِ فَفِيْهِ أَقْوَالٌ، وَالْأَصَحُّ إِسْلَامُهُمَا عَلَى مَا اتَّفَقَ عَلَيْهِ الْأَجِلَّةُ مِنَ الْأُمَّةِ كَمَا بَيَّنَهُ السُّيُوْطِيُّ فِيْ رَسَائِلِهِ الثَّلَاثِ الْمُؤَلَّفَةِ.

(شرح الشفاء لعلی القاری: ج1 ص601)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کے اسلام کے بارے میں کئی اقوال ہیں۔ صحیح ترین قول یہ ہے کہ وہ مسلمان تھے کیونکہ امت کے جلیل القدر ائمہ کا یہی موقف ہے جیسا کہ امام سیوطی رحمہ اللہ نے اپنے تین رسائل میں اس موقف کو بیان کیا ہے۔

جب ملا علی القاری رحمہ اللہ اپنے موقف سے رجوع کر کے "اسلام" والے موقف کو راجح قرار دیتے ہیں تو انجینئر محمد علی مرزا کو چاہیے تھا کہ صحیح بات پیش کرتے!

فائدہ:

محققین نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کے ایمان کے اثبات پر مستقل کتب و رسائل تصنیف فرمائے ہیں۔ ذیل میں ان کا ذکر کیا جاتا ہے:

[1]: علامہ جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر سیوطی رحمہ اللہ (ت 911ھ) نے اس مسئلہ پر چھ رسائل تحریر فرمائے ہیں جن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کے ایمان کو ثابت کیا ہے۔ رسائل یہ ہیں:

۱: اَلْمَقَامَةُ السُّنْدُسِيَّةُ فِى النِّسْبَةِ الْمُصْطَفَوِيَّةِ

۲: اَلدُّرَجُ الْمُنِيْفَةُ فِى الْآبَاءِ الشَّرِيْفَةِ

۳: مَسَالِكُ الْحُنَفَاءِ فِيْ وَالِدَيِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴: نَشْرُ الْعَلَمَيْنِ الْمُنِيْفَيْنِ فِيْ إِحْيَاءِ الْأَبَوَيْنِ الشَّرِيْفَيْنِ

۵: اَلتَّعْظِيْمُ وَالْمِنَّةُ فِيْ أَنَّ أَبَوَيْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْجَنَّةِ

۶: اَلسُّبُلُ الْجَلِيَّةُ فِى الْآبَاءِ الْعَلِيَّةِ

یہ چھ رسائل "الکمتبۃ العصریۃ بیروت" سے ایک جلد میں شائع ہو چکے ہیں۔

[2]: علامہ سید محمد بن محمد الحسینی الزبیدی المعروف مرتضیٰ الزبیدی رحمہ اللہ

(ت1205ھ) نے ایمان ثابت کرنے کے لیے ایک رسالہ لکھا جس کا نام "اَلْاِنْتِصَارُ لِوَالِدَيِ النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ" ہے۔

[3]: علامہ قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ (ت1225ھ) نے رسالہ لکھا: "تَقْدِيْسُ وَالِدَيِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"

یہ عربی رسالہ اردو ترجمہ بنام "تقدیسِ والدین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم" کے ساتھ شاہ نفیس اکیڈمی لاہور سے شائع ہو چکا ہے۔

[4]: مولانا عبد الخالق ملتانی رحمہ اللہ (ت1386ھ) [تقسیم ہند سے قبل مدرس دار العلوم دیوبند، تقسیم کے بعد مدرس جامعہ عباسیہ بہاولپور، بعدہ شیخ الحدیث قاسم العلوم ملتان، بعدہ بانی، صدر المدرسین و شیخ الحدیث دار العلوم کبیر والا] نے رسالہ لکھا:

"رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین جنتی ہیں"

مکتبہ حقانیہ ملتان سے شائع ہو چکا ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

5-اپریل2025ء